دس احکام

اور

سونے کا بچھڑا

das ahkām aur sone kā bachhṛā

The Ten Commandments and the Golden Calf

(Urdu—Persian script)

© 2022 Chashma Media.
published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: R. Gunther (www.lambsongs.co.nz)

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

اللہ نے اسرائیلی قوم کو احکام دیئے تاکہ اُن کا خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ سلوک ٹھیک ہو۔ اِس سے خدا کا کیا مقصد تھا؟ وہ چاہتا تھا کہ لوگ اُس پر بھروسا رکھ کر اُس کی سنیں اور اُس کے تابع رہیں۔ اگر وہ ایسے کریں تو وہ خوش حال زندگی گزار سکیں گے۔

زبور میں لکھا ہے،

> کیونکہ اُس نے یعقوب کی اولاد کو شریعت دی، اسرائیل میں احکام قائم کیئے۔ اُس نے فرمایا کہ ہمارے باپ دادا یہ احکام اپنی اولاد کو سکھائیں تاکہ آنے والی پشت بھی اُنہیں اپنائے، وہ بچے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ پھر اُنہیں بھی اپنے بچوں کو سنانا تھا۔ کیونکہ اللّٰہ کی مرضی ہے کہ اِس طرح ہر پشت اللّٰہ پر اعتماد رکھ کر اُس کے عظیم کام نہ بھولے بلکہ اُس کے احکام پر عمل کرے۔ وہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنے باپ دادا کی مانند ہوں جو ضدی اور سرکش نسل تھے، ایسی نسل جس کا دل ثابت قدم نہیں تھا اور جس کی روح وفاداری سے اللّٰہ سے لپٹی نہ رہی۔ (زبور 78:5-8)

آیئے ہم توریت شریف میں پڑھیں کہ کیا ہوا:

تب موسیٰ نے قوم کے پاس جا کر رب کی تمام باتیں اور احکام پیش کیۓ۔ جواب میں سب نے مل کر کہا، "ہم رب کی اِن تمام باتوں پر عمل کریں گے۔" (خروج 24:3)

پتھر کی تختیاں

پہاڑ سے اُترنے کے بعد رب نے موسیٰ سے کہا، "میرے پاس پہاڑ پر آ کر کچھ دیر کے لئے ٹھہرے رہنا۔ مَیں تجھے پتھر کی تختیاں دوں گا جن

پر مَیں نے اپنی شریعت اور احکام لکھے ہیں اور جو اسرائیل کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری ہیں۔"

موسیٰ اپنے مددگار یشوع کے ساتھ چل پڑا اور اللہ کے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ پہلے اُس نے بزرگوں سے کہا، "ہماری واپسی کے انتظار میں یہاں ٹھہرے رہو۔ ہارون اور حور تمہارے پاس رہیں گے۔ کوئی بھی معاملہ ہو تو لوگ اُن ہی کے پاس جائیں۔"

موسیٰ رب سے ملتا ہے

جب موسیٰ چڑھنے لگا تو پہاڑ پر بادل چھا گیا۔ رب کا جلال کوہِ سینا پر اُتر آیا۔ چھ دن تک بادل اُس پر چھایا رہا۔ ساتویں دن رب نے بادل میں سے موسیٰ کو بُلایا۔ رب کا جلال اسرائیلیوں کو بھی نظر آتا تھا۔ اُنہیں یوں لگا جیسا کہ پہاڑ کی چوٹی پر تیز

آگ بھڑک رہی ہو۔ چڑھتے چڑھتے موسیٰ بادل میں داخل ہوا۔ وہاں وہ چالیس دن اور چالیس رات رہا۔ (خروج 24:15-18)

رب شریعت کی تختیاں دیتا ہے

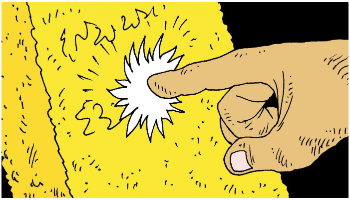

سب کچھ موسیٰ کو بتانے کے بعد رب نے اُسے سینا پہاڑ پر شریعت کی دو تختیاں دیں۔ اللّٰہ نے خود پتھر کی اِن تختیوں پر تمام باتیں لکھی تھیں (خروج 31:18)۔

- خدا نے خود احکام کو کیوں قلم بند کیا؟
  - ◄ وہ اِس پر زور دینا چاہتا تھا کہ انسان اِن کو کبھی نہ بھولیں۔ وہ کبھی نہ بھولیں کہ خدا ہی مدد کرتا اور نجات دیتا ہے۔ وہی خدا جس نے اسرائیلی قوم کو مصر سے نکال کر نجات دی۔
- اِن کا ہمارے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ کیا یہ ہم پر بھی لاگو ہیں؟ کیا ہمیں بھی اِن احکام پر عمل کرنا چاہئے؟
  - ◄ بے شک۔ حضرت عیسیٰ خود بھی بار بار اِس پر زور دیتے ہیں کہ یہ احکام منسوخ نہیں ہوئے ہیں:

> یہ نہ سمجھو کہ مَیں موسوی شریعت اور نبیوں کی باتوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ اُن کی تکمیل کرنے آیا ہوں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے تب تک شریعت بھی قائم رہے گی — نہ اُس کا کوئی حرف، نہ اُس کا کوئی زیر یا زبر منسوخ ہو گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ (متی 5:17-18)

اور پولس رسول صاف فرماتے ہیں،

> شریعت خود مُقدّس ہے اور اِس کے احکام مُقدّس، راست اور اچھے ہیں۔ (رومیوں 12:7)

نیز، وہ فرماتے ہیں،

> کیونکہ ہر پاک نوشتہ اللّٰہ کے روح سے وجود میں آیا ہے اور تعلیم دینے، ملامت کرنے، اصلاح کرنے اور راست باز زندگی گزارنے کی تربیت دینے کے لئے مفید ہے۔ کلامِ مُقدّس کا مقصد یہی ہے کہ اللّٰہ کا بندہ ہر لحاظ سے قابل اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو۔ (2 تیمُتھیُس 3:16-17)

- کیا اسرائیلی قوم اب سے اِن احکام پر وفاداری سے چلتے رہے؟ اُن کو تو معلوم ہو چکا تھا کہ خدا مہربان ہے اور اُن کی مدد کرنے کو تیار رہتا تھا۔ اب سے وہ یہ بھی جانتے تھے کہ خدا اُن سے کیا چاہتا ہے۔ کیا یہ اِتنا مشکل کام تھا؟

◄ آیئے ہم دیکھیں کہ اِس کے بعد کیا ہوا۔

سونے کا بچھڑا

پہاڑ کے دامن میں لوگ موسیٰ کے انتظار میں رہے، لیکن بہت دیر ہو گئی۔ ایک دن وہ ہارون کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے، "آئیں، ہمارے لئے دیوتا بنا دیں جو ہمارے آگے آگے چلتے ہوئے ہماری راہنمائی کریں۔ کیونکہ کیا معلوم کہ اُس بندے موسیٰ کو کیا ہوا ہے جو ہمیں مصر سے نکال لایا۔"

جواب میں ہارون نے کہا، "آپ کی بیویاں، بیٹے اور بیٹیاں اپنی سونے کی بالیاں اُتار کر میرے پاس لے آئیں۔" سب لوگ اپنی بالیاں اُتار اُتار کر ہارون کے پاس لے آئے تو اُس نے یہ زیورات

لے کر بچھڑا ڈھال دیا۔ بچھڑے کو دیکھ کر لوگ بول اُٹھے، ”اے اسرائیل، یہ تیرے دیوتا ہیں جو تجھے مصر سے نکال لائے۔“

جب ہارون نے یہ دیکھا تو اُس نے بچھڑے کے سامنے قربان گاہ بنا کر اعلان کیا، ”کل ہم رب کی تعظیم میں عید منائیں گے۔“ اگلے دن لوگ صبح سویرے اُٹھے اور بھسم ہونے والی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ وہ کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے اور پھر اُٹھ کر رنگ رلیوں میں اپنے دل بہلانے لگے۔

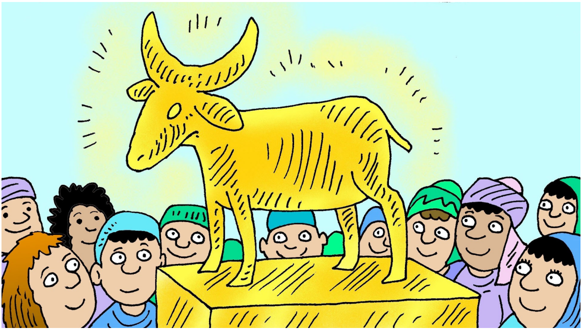

موسیٰ کی شفاعت

اُس وقت رب نے موسیٰ سے کہا، ”پہاڑ سے اُتر جا۔ تیرے لوگ جنہیں تُو مصر سے نکال لایا بڑی شرارتیں کر رہے ہیں۔ وہ کتنی جلدی سے اُس راستے سے ہٹ گئے ہیں جس پر چلنے کے لئے مَیں نے اُنہیں حکم دیا تھا۔ اُنہوں نے اپنے لئے ڈھالا ہوا بچھڑا بنا کر اُسے سجدہ کیا ہے۔ اُنہوں نے اُسے قربانیاں پیش کر کے کہا ہے، ’اے اسرائیل، یہ تیرے دیوتا ہیں۔ یہی تجھے مصر سے نکال لائے ہیں‘۔“

اللہ نے موسیٰ سے کہا،
”مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ
قوم بڑی ہٹ دھرم ہے۔
اب مجھے روکنے کی کوشش نہ
کر۔ مَیں اُن پر اپنا غضب
اُنڈیل کر اُن کو رُوئے زمین

پر سے مٹا دوں گا۔ اُن کی جگہ مَیں تجھ سے ایک بڑی قوم بنا دوں گا۔“
لیکن موسیٰ نے کہا، ”اے رب، تُو اپنی قوم پر اپنا غصہ کیوں اُتارنا چاہتا ہے؟ تُو خود اپنی عظیم قدرت سے اُسے مصر سے نکال لایا ہے۔ مصری کیوں کہیں، ’رب اسرائیلیوں کو صرف اِس بُرے مقصد سے ہمارے ملک سے نکال لے گیا ہے کہ اُنہیں پہاڑی علاقے میں مار ڈالے اور یوں اُنہیں رُوئے زمین پر سے مٹائے‘؟ اپنا غصہ ٹھنڈا ہونے دے اور اپنی قوم کے ساتھ بُرا سلوک کرنے سے باز رہ۔ یاد رکھ کہ تُو نے اپنے خادموں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے اپنی ہی قَسم کھا کر کہا تھا، ’مَیں تمہاری اولاد کی تعداد یوں بڑھاؤں گا کہ وہ آسمان

کے ستاروں کے برابر ہو جائے گی۔ مَیں اُنہیں وہ ملک دوں گا جس کا وعدہ مَیں نے کیا ہے، اور وہ اُسے ہمیشہ کے لئے میراث میں پائیں گے'۔“

موسیٰ کے کہنے پر رب نے وہ نہیں کیا جس کا اعلان اُس نے کر دیا تھا بلکہ وہ اپنی قوم سے بُرا سلوک کرنے سے باز رہا۔

بُت پرستی کے نتائج

موسیٰ مُڑ کر پہاڑ سے اُترا۔ اُس کے ہاتھوں میں شریعت کی دونوں تختیاں تھیں۔ اُن پر آگے پیچھے لکھا گیا تھا۔ اللہ نے خود تختیوں کو بنا کر اُن پر اپنے احکام کندہ کئے تھے۔

اُترتے اُترتے یشوع نے لوگوں کا شور سنا اور موسیٰ سے کہا، ”خیمہ گاہ میں جنگ کا شور مچ رہا ہے!“

موسیٰ نے جواب دیا، ”نہ تو یہ فتح مندوں کے نعرے ہیں، نہ شکست کھائے ہوؤں کی چیخ پکار۔ مجھے گانے والوں کی آواز سنائی دے رہی ہے۔“

جب وہ خیمہ گاہ کے نزدیک پہنچا تو اُس نے لوگوں کو سونے کے بچھڑے کے سامنے ناچتے ہوئے دیکھا۔ بڑے غصے میں آ کر اُس نے تختیوں کو زمین پر پٹخ دیا، اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پہاڑ کے دامن میں گر گئیں۔ موسیٰ نے اسرائیلیوں کے بنائے ہوئے بچھڑے کو جلا دیا۔ جو کچھ بچ گیا اُسے اُس نے پیس پیس کر پاؤڈر بنا ڈالا اور پاؤڈر پانی پر چھڑک کر اسرائیلیوں کو پلا دیا۔

اُس نے ہارون سے پوچھا، ”اِن لوگوں نے تمہارے ساتھ کیا کِیا کہ تم نے اُنہیں ایسے بڑے گناہ میں پھنسا دیا؟“

ہارون نے کہا، ”میرے آقا۔ غصے نہ ہوں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ یہ لوگ بدی پر تُلے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا، ’ہمارے لئے دیوتا بنا دیں جو ہمارے آگے آگے چلتے ہوئے ہماری راہنمائی کریں۔ کیونکہ کیا معلوم کہ اُس بندے موسیٰ کو کیا ہوا ہے جو ہمیں مصر سے نکال لایا۔‘ اِس لئے مَیں نے اُن کو بتایا، ’جس کے پاس سونے کے زیورات ہیں وہ اُنہیں اُتار لائے۔‘ جو کچھ اُنہوں نے مجھے دیا اُسے مَیں نے آگ میں پھینک دیا تو ہوتے ہوتے سونے کا یہ بچھڑا نکل آیا۔“

موسیٰ نے دیکھا کہ لوگ بے قابو ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ہارون نے اُنہیں بے لگام چھوڑ دیا تھا، اور یوں وہ اسرائیل کے دشمنوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گئے تھے۔ موسیٰ خیمہ گاہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر بولا، ”جو بھی رب کا بندہ ہے وہ میرے پاس آئے۔“ جواب میں لاوی کے قبیلے کے تمام لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر موسیٰ نے اُن سے کہا، ”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے، ’ہر ایک اپنی تلوار لے کر خیمہ گاہ میں سے گزرے۔ ایک سرے کے دروازے سے شروع کر کے دوسرے سرے کے دروازے تک چلتے چلتے ہر ملنے والے کو جان

سے مار دو، چاہے وہ تمہارا بھائی، دوست یا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو۔ پھر مُڑ کر مارتے مارتے پہلے دروازے پر واپس آ جاؤ‘۔“

لاویوں نے موسیٰ کی ہدایت پر عمل کیا تو اُس دن تقریباً 3,000 مرد ہلاک ہوئے۔ یہ دیکھ کر موسیٰ نے لاویوں سے کہا، ”آج اپنے آپ کو مقدِس میں رب کی خدمت کرنے کے لئے مخصوص و مُقدّس کرو، کیونکہ تم اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے خلاف لڑنے کے لئے تیار تھے۔ اِس لئے رب تم کو آج برکت دے گا۔“

اگلے دن موسیٰ نے اسرائیلیوں سے بات کی، ”تم نے نہایت سنگین گناہ کیا ہے۔ توبھی مَیں اب رب کے پاس پہاڑ پر جا رہا ہوں۔ شاید مَیں تمہارے گناہ کا کفارہ دے سکوں۔“

چنانچہ موسیٰ نے رب کے پاس واپس جا کر کہا، ”ہائے، اِس قوم نے نہایت سنگین گناہ کیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے لئے سونے کا دیوتا بنا لیا۔ مہربانی کر کے اُنہیں معاف کر۔ لیکن اگر تُو اُنہیں معاف نہ کرے تو پھر مجھے بھی اپنی اُس کتاب میں سے مٹا دے جس میں تُو نے اپنے لوگوں کے نام درج کئے ہیں۔“

رب نے جواب دیا، ”مَیں صرف اُس کو اپنی کتاب میں سے مٹاتا ہوں جو میرا گناہ کرتا ہے۔ اب جا، لوگوں کو اُس جگہ لے چل جس کا ذکر مَیں نے کیا ہے۔ میرا فرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا۔ لیکن جب سزا کا مقررہ دن آئے گا تب مَیں اُنہیں سزا دوں گا۔“

پھر رب نے اسرائیلیوں کے درمیان وبا پھیلنے دی، اِس لئے کہ اُنہوں نے اُس بچھڑے کی پوجا کی تھی جو ہارون نے بنایا تھا۔

رب نے موسیٰ سے کہا، "اِس جگہ سے روانہ ہو جا۔ اُن لوگوں کو لے کر جن کو تُو مصر سے نکال لایا ہے اُس ملک کو جا جس کا وعدہ مَیں نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کیا ہے۔ لیکن مَیں ساتھ نہیں جاؤں گا۔ تم اِتنے ہٹ دھرم ہو کہ اگر مَیں ساتھ جاؤں تو خطرہ ہے کہ تمہیں وہاں پہنچنے سے پہلے ہی برباد کر دوں۔"

جب اسرائیلیوں نے یہ سخت الفاظ سنے تو وہ ماتم کرنے لگے۔ کسی نے بھی اپنے زیور نہ پہنے، کیونکہ رب نے موسیٰ سے کہا تھا، "اسرائیلیوں کو بتا کہ تم ہٹ دھرم ہو۔ اگر مَیں ایک لمحہ بھی تمہارے ساتھ چلوں تو خطرہ ہے کہ مَیں تمہیں تباہ کر دوں۔"

موسیٰ نے کہا، ”اگر تُو خود ساتھ نہیں چلے گا تو پھر ہمیں یہاں سے روانہ نہ کرنا۔ اگر تُو ہمارے ساتھ نہ جائے تو کس طرح پتا چلے گا کہ مجھے اور تیری قوم کو تیرا کرم حاصل ہوا ہے؟ ہم صرف اِسی وجہ سے دنیا کی دیگر قوموں سے الگ اور ممتاز ہیں۔“

رب نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں تیری یہ درخواست بھی پوری کروں گا، کیونکہ تجھے میرا کرم حاصل ہوا ہے اور مَیں تجھے بنام جانتا ہوں“ (خروج 32)۔

سوال

- خدا ابھی حضرت موسیٰ کو احکام کی تختیاں دے کر اُن سے بات ہی کر رہا تھا کہ قوم نے وہ کچھ بنایا جو بالکل منع تھا۔ اُس نے اپنے لئے بُت بنایا۔ لوگوں نے اِتنی جلدی سے خدا کو بھول کر گناہ کیا۔ خدا کا کیا ردِعمل ہے؟ وہ جواب میں کیا کرنا چاہتا ہے؟
  - ◄ وہ گناہ گار قوم کو ختم کر کے حضرت موسیٰ کے ذریعے ایک نئی قوم قائم کرنا چاہتا ہے۔
- اِس طرح کا سوال پہلے بھی اُبھر آیا تھا۔ کب؟
  - ◄ حضرت نوح کے زمانے میں۔ اُن کے خاندان کے سوا تمام لوگ سیلاب میں ڈوب مرے۔ اُس وقت بھی خدا حضرت نوح اور اُس کے خاندان کے ذریعے نئے سرے سے شروع کرنا چاہتا تھا۔ لیکن حضرت نوح اور اُن کے خاندان کے افراد بھی بے گناہ نہیں تھے۔
- اِسی طرح جب ہم حضرت ابراہیم اور اُن کی اولاد پر نظر ڈالیں تو کیا وہ بے گناہ تھے؟

◄ خدا نے حضرت ابراہیم کو چن لیا۔ اُس کا اُن کے اور اُن کی اولاد کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ لیکن یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اب سونا کا بچھڑا ڈھال کر اُس کی پوجا کی تھی۔ ایک بار پھر گناہ بیچ میں آ گیا اور اللہ کے ساتھ رفاقت بگڑ گئی۔

● حضرت موسیٰ خدا کا فرمان سن کر کیا سوچتے ہیں؟ کیا وہ آرام سے بیٹھ کر سوچتے ہیں کہ کوئی بات نہیں۔ مجھ سے تو گناہ نہیں ہوا، مَیں نے غلطی نہیں کی۔ خدا مجھے تو جینے دے گا۔ کوئی بات نہیں اگر وہ اِن شریروں کو سزا دے۔ یہ تو سزا کے لائق ہی ہیں۔

◄ ہرگز نہیں۔ حضرت موسیٰ یہ بات سنتے ہی اپنی قوم کی سفارش کرنے لگتے ہیں۔ وہ التجا کرتے ہیں کہ اللہ قوم پر رحم کرے۔

اِس سے بڑھ کر وہ دوبارہ سینا پہاڑ پر چڑھ کر اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ قوم کو معاف کرے۔ بلکہ وہ اپنی قوم کی سزا اُٹھانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ وہ خدا سے الگ ہونے کے لئے تیار ہیں تاکہ اُن کی قوم بچ جائے۔

توبھی خدا صاف صاف فرماتا ہے کہ ہر ایک اپنے گناہوں کا ذمے دار ہے۔جس طرح بعد میں حزقی ایل نبی نے فرمایا،

> جس سے گناہ سرزد ہوا ہے صرف اُسے ہی مرنا ہے۔ لہٰذا نہ بیٹے کو باپ کی سزا بھگتنی پڑے گی، نہ باپ کو بیٹے کی۔ راست باز اپنی راست بازی کا اجر پائے گا، اور بے دین اپنی بے دینی کا۔ (حزقی ایل 20:18)

تاہم خدا قوم کو جینے دیتا ہے گو اُسے سزا دینی پڑے گی۔ نیز، وہ فرماتا ہے کہ وہ خود قوم کے ساتھ نہیں چلے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ التجا کرتا ہے کہ اللّٰہ آئندہ بھی قوم کے ساتھ چلے۔ حضرت موسیٰ کو صاف معلوم تھا کہ اللّٰہ کی راہنمائی کے بغیر اسرائیلی قوم برباد ہو جائے گی۔

- خدا جواب میں کیا فرماتا ہے؟

◄ وہ موسیٰ کی سن کر وعدہ کرتا ہے کہ مَیں آئندہ بھی قوم کی راہنمائی کروں گا۔

- خدا کیوں اپنا ارادہ بدل لیتا ہے؟
  - ◄ حضرت موسیٰ کو اللہ کی مہربانی حاصل ہے، اور خدا حضرت موسیٰ کو بنام جانتا ہے۔
- یہ کیسا خدا ہے؟ کیا وہ دُور رہتا ہے؟ نہیں، اُس کا حضرت موسیٰ کے ساتھ قریبی تعلق ہے اور وہ اُسے بنام جانتا ہے۔
  - ◄ زبور میں لکھا ہے کہ خدا ہر ایک ستارے کا نام لے کر جانتا ہے۔ اور کتنے بے شمار ستارے ہوتے ہیں۔

> وہ ستاروں کی تعداد گن لیتا اور ہر ایک کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا ہے۔ (زبور 147:4)

- اِس کا ہمارے لئے کیا مطلب ہے؟
  - ◄ خدا ہم میں سے ہر ایک کو بنام جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم کہاں ہیں اور ہماری کیا حالت ہے۔ اور جب ہم دعا کرتے ہیں تو وہ ہماری ہر بات سنتا ہے۔

آیئے ہم پڑھیں کہ اِس کے بعد کیا ہوا۔

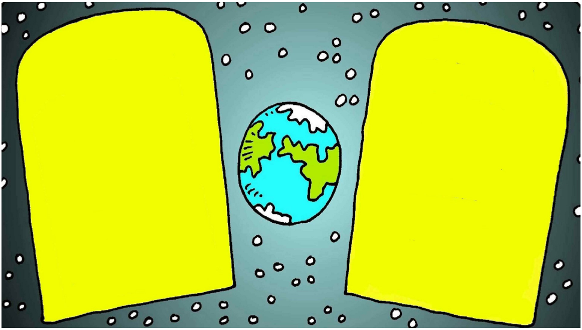

پتھر کی نئی تختیاں

رب نے موسیٰ سے کہا، ”اپنے لئے پتھر کی دو تختیاں تراش لے جو پہلی دو کی مانند ہوں۔ پھر مَیں اُن پر وہ الفاظ لکھوں گا جو پہلی تختیوں پر لکھے تھے جنہیں تُو نے پٹخ دیا تھا۔ صبح تک تیار ہو کر سینا پہاڑ پر چڑھنا۔ چوٹی پر میرے سامنے کھڑا ہو جا۔ تیرے ساتھ کوئی بھی نہ آئے بلکہ پورے پہاڑ پر کوئی اَور شخص نظر نہ آئے، یہاں تک کہ بھیڑبکریاں اور گائے بَیل بھی پہاڑ کے دامن میں نہ چریں۔“

چنانچہ موسیٰ نے دو تختیاں تراش لیں جو پہلی کی مانند تھیں۔ پھر وہ صبح سویرے اُٹھ کر سینا پہاڑ پر چڑھ گیا جس طرح رب نے اُسے حکم دیا تھا۔

اُس کے ہاتھوں میں پتھر کی دونوں تختیاں تھیں۔ جب وہ چوٹی پر پہنچا تو رب بادل میں اُتر آیا اور اُس کے پاس کھڑے ہو کر اپنے نام رب کا اعلان کیا۔ موسیٰ کے سامنے سے گزرتے ہوئے اُس نے پکارا، ”رب، رب، رحیم اور مہربان خدا۔ تحمل، شفقت اور وفا سے بھرپور۔ وہ ہزاروں پر اپنی شفقت قائم رکھتا اور لوگوں کا قصور، نافرمانی اور گناہ معاف کرتا ہے۔ لیکن وہ ہر ایک کو اُس کی مناسب سزا بھی دیتا ہے۔ جب والدین گناہ کریں تو اُن کی اولاد کو بھی تیسری اور چوتھی پشت تک سزا کے نتائج بھگتنے پڑیں گے۔“

موسیٰ نے جلدی سے جھک کر سجدہ کیا۔ اُس نے کہا، ”اے رب، اگر مجھ پر تیرا کرم ہو تو ہمارے ساتھ چل۔ بے شک یہ قوم ہٹ دھرم ہے، تو بھی ہمارا قصور اور گناہ معاف کر اور بخش دے کہ ہم دوبارہ تیرے ہی بن جائیں۔“

تب رب نے کہا، ”مَیں تمہارے ساتھ عہد باندھوں گا۔ تیری قوم کے سامنے ہی مَیں ایسے معجزے کروں گا جو اب تک دنیا بھر کی کسی بھی قوم میں نہیں کئے گئے۔ پوری قوم جس کے درمیان تُو رہتا ہے

رب کا کام دیکھے گی اور اُس سے ڈر جائے گی جو مَیں تیرے ساتھ کروں گا۔ جو احکام مَیں آج دیتا ہوں اُن پر عمل کرتا رہ۔

اِس کے بعد موسیٰ شریعت کی دونوں تختیوں کو ہاتھ میں لئے ہوئے سینا پہاڑ سے اُترا۔ [...] اُس نے اُنہیں بُلایا تو ہارون اور جماعت کے تمام سردار اُس کے پاس آئے، اور اُس نے اُن سے بات کی۔ بعد میں باقی اسرائیلی بھی آئے، اور موسیٰ نے اُنہیں تمام احکام سنائے جو رب نے اُسے کوہِ سینا پر دیئے تھے (خروج 34:1-11؛ 29؛ 31-32)۔

دس احکام یہ تھے:

- ”مَیں رب تیرا خدا ہوں جو تجھے ملکِ مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ میرے سوا کسی اَور معبود کی پرستش نہ کرنا۔
- اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ کسی بھی چیز کی مورت نہ بنانا، چاہے وہ آسمان میں، زمین پر یا سمندر میں ہو۔ نہ بُتوں کی پرستش، نہ اُن کی خدمت کرنا، کیونکہ مَیں تیرا رب غیور خدا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں مَیں تیسری اور چوتھی پشت تک سزا دوں گا۔ لیکن جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے احکام پورے کرتے ہیں اُن پر مَیں ہزار پُشتوں تک مہربانی کروں گا۔
- رب اپنے خدا کا نام بےمقصد یا غلط مقصد کے لئے استعمال نہ کرنا۔ جو بھی ایسا کرتا ہے اُسے رب سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑے گا۔
- سبت کے دن کا خیال رکھنا۔ اُسے اِس طرح منانا کہ وہ مخصوص و مُقدّس ہو۔ ہفتے کے پہلے چھ دن اپنا کام کاج کر، لیکن ساتواں دن رب تیرے خدا کا آرام کا دن ہے۔ اُس دن کسی طرح کا کام نہ کرنا۔ نہ تُو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا نوکر، نہ تیری نوکرانی اور نہ تیرے

مویشی۔ جو پردیسی تیرے درمیان رہتا ہے وہ بھی کام نہ کرے۔ کیونکہ رب نے پہلے چھ دن میں آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا لیکن ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے رب نے سبت کے دن کو برکت دے کر مقرر کیا کہ وہ مخصوص اور مُقدّس ہو۔

- اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔ پھر تُو اُس ملک میں جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے دیر تک جیتا رہے گا۔
- قتل نہ کرنا۔
- زنا نہ کرنا۔
- چوری نہ کرنا۔
- اپنے پڑوسی کے بارے میں جھوٹی گواہی نہ دینا۔
- اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ نہ اُس کی بیوی کا، نہ اُس کے نوکر کا، نہ اُس کی نوکرانی کا، نہ اُس کے بَیل اور نہ اُس کے گدھے کا بلکہ اُس کی کسی بھی چیز کا لالچ نہ کرنا۔“

جب خدا نے اسرائیلی قوم کو مصر سے نکال کر سمندر اور ریگستان میں سے گزرنے دیا تو ظاہر ہوا کہ وہ ایک طاقت ور اور عظیم نجات دہندہ ہے۔

اِس قوم کو اُس نے سینا پہاڑ پر احکام بخش دیئے۔ اُس کی مرضی یہ تھی کہ قوم اُس کی قوم ہو جس سے وہ رفاقت رکھ سکے۔ شرط یہ تھی کہ وہ اُس کے احکام پر چلے۔ کیا اِس گناہ کے بعد اُس نے اپنا سبق سیکھ لیا تھا؟ کیا اب سے وہ گناہ سے دُور رہنے میں کام یاب رہی؟ اِس کے بارے میں ہم اگلے سبقوں میں پڑھیں گے۔

ہماری کیا حالت ہے؟

ہماری خدا سے رفاقت کیسی ہے؟

کیا ہم اُس سے بات کرتے ہیں؟

کیا ہم اُس پر بھروسا رکھتے ہیں؟

کیا ہم گناہ سے آزاد ہیں؟

جو مزید تفصیل سے حضرت موسیٰ کے بارے میں پڑھنا چاہے، وہ توریت میں خروج 20 سے لے کر 34 تک پڑھے۔